بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا



روزنامہ

# الفضل

لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱ ؍

۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳ | ۲۴ فتح ۱۳۲۸ ہش | ۲۴ دسمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۹۴

## آئندہ پاکستان میں یورپی و امریکی باشندوں کو امتیازی مراعات نہیں ملیں گی

کراچی ۲۴ دسمبر آج کراچی میں صبح پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کا سرکاری اجلاس شروع ہوا جس میں نو سرکاری بل پاس ہوئے ان میں سے پہلے دو بل غیر ملکیوں کے متعلق ہیں۔ ایک بل کی رو سے تمام وہ امتیازی مراعات یورپین اور امریکن باشندوں کیلئے ختم کر دی جائیں گی جو پہلے ان باشندوں کو حاصل تھیں۔ دو بل تاجروں کے متعلق ہیں۔ ایک میں قائد اعظم مرحوم کے نام اور القاب کو غلط طور پر استعمال کرنے کی ممانعت ہے اور دوسرے میں انکم ٹیکس اور دیگر ٹیکس کے سلسلے میں نادہندوں کے لئے سزاؤں کی سختی کا ذکر ہے۔ ایک اور بل کی رو سے آئندہ پریوی کونسل کو اپیلیں بھیجنا بند کر دیا جائیگا۔ اس سلسلے میں فیڈرل کورٹ کے اختیارات بڑھا دیئے جائیں گے۔ لیکن اس بل کا اطلاق ان مقدمات پر نہ ہوگا جن کی مسلیں ہائیکورٹ پریوی کونسل کو بھیج چکی ہے اور ایک بل ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے متعلق ہے۔ مشرقی بنگال کے ایک رکن اسمبلی کی تحریک التوا کو قبول کرنے کی وجہ سے کل اسمبلی میں تیسرے پہر مشرقی بنگال کے بیٹ سن کے کاشتکاروں کی حالت پر بحث ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے مسٹر ہاشم گزور کو بتایا۔ کہ مرکزی حکومت کا مقصد ریاستوں میں جمہوری حکومت پر زور دینا ہے۔ اور کہ بہاولپور اور خیر پور میں پہلے ہی سیاسی اصلاحات نافذ ہو چکی ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں ڈاکٹر محمود حسین نے مسٹر نور احمد کو بتایا۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کو اب فوج کے تمام شعبوں میں جگہ دی جاتی ہے۔ اسمبلی کے صدر خان تمیز الدین خاں نے آج کے اجلاس میں مسٹر نور الامین۔ مسٹر چٹو پادھیائے بیگم شاہنواز اور مسٹر ہاشم گزدر کے نام نائب صدر کے ناموں میں شامل کئے۔

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ آج ہندوستانی دستور ساز اسمبلی میں ہندوستان کے نائب وزیر اعظم نے بتایا کہ ہندوستان اکتوبر کے آخر تک کشمیر کو ۳½ کروڑ روپیہ بطور قرض دے چکا ہے اور کہ جودھپور اور اودے پور کی ریاستوں میں غذا نہ ملنے کی وجہ سے ۲۵ لاکھ آدمی قحط کا شکار ہو چکے ہیں۔

## ڈاکٹر سفیر الدین (واقف زندگی) گولڈکوسٹ روانہ ہو گئے

لنڈن ۲۳ دسمبر۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن چوہدری مشتاق احمد باجوہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ افریقہ میں پہلے احمدیہ کالج کے نامزدہ پرنسپل ڈاکٹر سفیر الدین آج مع اہلیہ گولڈکوسٹ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب پرنسپل صاحب موصوف کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

## چوہدری صلاح الدین صاحب پر مقدمہ چلانے میں ہوم سیکرٹری کا ہرگز ہاتھ نہیں

### اخبارات غیر ذمہ دارانہ تنقید سے اجتناب کریں

لاہور ۲۳ دسمبر۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں اس امر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب کے ہوم سیکرٹری چوہدری صلاح الدین سابق رکن مجلس قانون ساز مغربی پنجاب کے خلاف مقدمہ چلانے کے ذمہ دار تھے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ افسر مذکور کو چوہدری صلاح الدین کے مقدمہ سے کوئی سروکار نہ تھا اور نہ صوبائی محکمہ انسداد رشوت ستانی کا ہی اس مقدمے سے کوئی تعلق تھا۔ یہ دعویٰ ڈسٹرکٹ سٹاف نے اپنے ہاتھ میں لے کر معمول کے مطابق ... دائر کر دیا تھا۔ اس اعلان میں آگے چل کر اخباروں کو اپنی ذمہ دارانہ تنقید سے متنبہ کرتے ہوئے خبردار کیا گیا ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی مقامی اخبار میں کوئی ایسا مضمون شائع ہوا۔ تو حکومت شدید کارروائی ...

## مرکزی مشاورتی بورڈ سے مشورہ کئے بغیر اخباروں کے خلاف کارروائی نہیں کی جائیگی

کراچی ۲۳ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ آنریبل خواجہ شہاب الدین نے پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کو ایک بیان میں یقین دلایا ہے۔ کہ حکومت بہت جلد اس کانفرنس کے مشورے سے مدیران جرائد کا ایک مرکزی مشاورتی بورڈ قائم کرے گی۔ اور پھر اس وقت کسی اخبار کے خلاف پاکستان سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت کوئی کارروائی نہ کی جائیگی جب تک اس مشاورتی بورڈ سے مشورہ حاصل نہ کر لے۔ آج پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کی ایک قرارداد میں کانفرنس کے ایکٹنگ صدر میر علی محمد راشدی پر کلی اعتماد کا اظہار کیا۔

## مختصر مگر اہم

ماسکو ۲۳ دسمبر۔ روس کے لئے پاکستان کے سفیر مسٹر شعیب قریشی آج اپنے عملے سمیت ماسکو پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر روسی وزارت خارجہ کے ارکان نے آپ کا استقبال کیا۔

کراچی ۲۳ دسمبر۔ جمہوریہ انڈونیشیا کی تقریب آزادی میں شرکت کے لئے پاکستان کا خیر سگالی کا ایک مشن آج رات چوہدری نذیر احمد وزیر صنعت پاکستان کی قیادت میں بٹاویہ روانہ ہو رہا ہے۔

پشاور ۲۳ دسمبر۔ صوبہ سرحد کی مجلس قانون ساز کے آئندہ اجلاس میں جو اگلے ماہ کی ۵ تاریخ کو منعقد ہو رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے دس بل پیش کئے جائیں گے۔

لاہور ۲۴ دسمبر۔ آج بہاولی وادی بیدیاں

## درخت لگانے کا قانون

لاہور ۲۳ دسمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نہری علاقوں میں درختوں کے سلسلے میں ایک قانون بنانے والی ہے۔ جس کی رو سے نہری زمینوں میں جہاں نئی آبادی کا رقبہ کم ہے۔ لوگوں کو کم از کم چار درخت فی ایکڑ کے حساب سے ضرور درخت لگانا ہو۔ وہ کسی درخت کو کاٹنے سے پہلے متعلقہ زمیندار کو نیا درخت لگانا ہوگا۔ (سرکاری اطلاع)

## چالیس لاکھ اشخاص کو مکان مل گئے

لنڈن ۲۳ دسمبر۔ جنگ کے بعد برطانیہ کے پچاس لاکھ اشخاص کو نئے مکانوں کی ضرورت تھی۔ ان میں سے چالیس لاکھ اشخاص کو نئے مکان مہیا کر دئے گئے ہیں۔ اس سال ستمبر کے آخر تک جن کنبوں کو مکان دیئے گئے۔ ان کی تعداد دس لاکھ پچاس ہزار کے قریب ہے۔ مکانوں کی قسمیں مختلف ہیں۔ نئے تعمیر شدہ مکانوں کی تعداد سات لاکھ تینتیس ہزار ایک سو تینتیس ہے۔ اس میں پانچ لاکھ تہتر ہزار کے قریب اینٹوں اور گارے سے بنے ہوئے مستقل مکان شامل ہیں۔ باقی ڈیڑھ لاکھ کے قریب عارضی مکان ہیں۔ جن میں سے بعض کارخانوں میں المونیم سے تیار ہوئے۔ بہرحال یہ مکان دس سال تک ٹھیک رہ سکتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ (ر۔ پ۔ س)

## محکمہ آبپاشی کے ٹھیکیداروں کے مطالبات

... فنڈز پراجیکٹ کے ٹھیکہ داروں نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ انہوں نے متفقہ طور پر ایسوسی ایشن کی طرف سے محکمہ آبپاشی کے سپرنٹنڈنگ انجینئر کے روبرو مندرجہ ذیل مطالبات رکھے ہیں۔ (۱) ہمارا premium (نفع) ۵۰ فی صدی کی بجائے ۲۰۰ فی صدی کر دیا جائے۔ (۲) مزدوروں وغیرہ کے لئے جھونپڑے وغیرہ بنانے کے لئے الاؤنس دیا جائے۔ اور اخراجات در آمد لیبر محکمہ خود ادا کرے۔ (۳) مزدوروں کی صحت وغیرہ کا انتظام بلکہ ٹھیکے داروں کے مویشی (بار برداری) کے لئے بھی ڈاکٹری امداد حکومت خود بہم پہنچائے۔ (۴) جب ایک جگہ سے کام چھوڑ کر دوسری جگہ کے لئے حکم ملے۔ تو مال و اسباب اور دیگر اشیاء کے حمل و نقل کے اخراجات حکومت خود ادا کرے۔ (۵) بلوں کی ادائیگیاں جلد کی جائیں۔

واضح رہے یہ اسی پراجیکٹ کے ٹھیکہ داروں کے مطالبات ہیں۔ جس کو پہلے علاقے کے زمینداروں نے رضاکارانہ طور پر خود کھودنا شروع کیا۔ بعد میں اسے ٹھیکہ داروں کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ تھل پراجیکٹ کے علاقے میں ٹھیکہ داروں کو ۱۵ فی صدی ہی premium ملتا ہے۔ (سٹاف رپورٹر)

لیک سیکسس ۲۳ دسمبر۔ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستانی اور ہندوستانی نمائندے سلامتی کونسل کے صدر جنرل میکناٹن کی طرف سے آج کسی وقت کوئی مراسلہ وصول کرنے کی امید کر رہے ہیں۔ تا حال ایسے مراسلے کی نوعیت معلوم نہیں ہو سکی۔

## صحت عامہ کے اداروں کی کارکردگی

لاہور ۲۳ دسمبر۔ مغربی پنجاب میں صحت عامہ کے اداروں نے تقسیم ملک سے پیدا شدہ گڑبڑ کے تاثرات سے جس سرعت اور تیز رفتاری سے دوبارہ سنبھالا ہے۔ اس کا اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں ۹۵۸۰۹ آؤٹ ڈور مریضوں اور ۳۶۲۴ انڈور مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ۱۹۴۹ء کے ۹ ماہ کے اندر اندر ۱۹۷۵۳ آؤٹ ڈور اور ۱۰۰۰۱ انڈور مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اسی طرح سرجیکل وارڈوں میں سنہ ۱۹۴۹ء میں ۱۲۷۶۱ مریضوں کا سرجیکل اپریشن کیا گیا۔ جبکہ متحدہ پنجاب کی صورت میں سنہ ۱۹۴۶ء میں ۸۹۹۴ اور سنہ ۱۹۴۷ء میں ۱۲۰۱ مریضوں کا سرجیکل اپریشن کیا گیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# ایک احمدی خاتون کا تعلیمی امتیاز

جیسا کہ الفضل کے ناظرین کو معلوم ہے اس سال عربی کے مضمون میں ایک احمدی خاتون امتہ المجید بیگم صاحبہ سارے پنجاب میں اول آئی تھیں۔ یہ خاتون میاں وزیر محمد صاحب ایجنٹ الفضل کی لڑکی اور مولوی جلال الدین صاحب شمس کی بھانجی ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ کانوکیشن کے موقعہ پر امتہ المجید بیگم صاحبہ کو اس امتحان میں نمایاں کامیابی کی بنا پر دو سونے کے میڈل ایک چاندی کا میڈل اور ایک دو سو روپے کی نقدی انعام ملے ہیں۔ ہم اس شاندار امتیاز پر اپنی بہن کو الفضل کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین (ادارہ)

## ربوہ کے لئے بسوں کا پروگرام

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ تشریف لے جانے والے احباب کی سہولت کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ ۲۵ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء چند زائد بسیں لاہور و سرگودہا سے جانب ربوہ چلیں گی لاہور و سرگودہا دونوں جگہوں سے روانگی کے موجودہ اوقات درج ذیل ہیں علاوہ ان کے جس قدر فل لوڈ بسوں کی سواریاں لاہور و سرگودہا میں جس وقت موجود ہوں گی۔ مزید بسیں چلتی رہیں گی۔ ۲۸ دسمبر شام کو جلسہ کے اختتام کے معاً بعد بھی سواریوں کی تعداد کے مطابق ربوہ سے بسیں جانب لاہور روانہ ہوں گی۔

موجودہ اوقات: ۵ ½ - ۸ - اور ۱۰ ½ صبح - ۱۲ ½ - ۲ بعد دوپہر

(خاکسار محمد اقبال پراچہ۔ جنرل منیجر دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودہا)

## فوری ضرورت خدام الاحمدیہ

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں دو نہایت مستعد محنتی۔ ذہین اور تجربہ کار کلرکوں کی ضرورت ہے۔ بڑی عمر کے تجربہ کار دوست بھی لئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح میٹرک سے کم تعلیم والے لیکن محنتی اور خوشخط امیدوار بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائے گی۔

اسی طرح ایک تجربہ کار انسپکٹر کی ضرورت ہے جو مجالس کا دورہ کر کے انہیں منظم کرے۔ اور ان کی تربیت کرے۔ انسپکٹر کو بھی حسب لیاقت معقول تنخواہ دی جائے گی۔

خواہشمند اپنی درخواستیں لے کر خود دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں تشریف لائیں

(دفتر مجلس خدام الاحمدیہ)

## اعلان مقاطعہ و تنزل

کارکنوں کی اخلاقی اصلاح کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے ماتحت مولوی بشارت احمد صاحب امروہی واقف زندگی سابق مبلغ گولڈکوسٹ کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کو ایک ماہ مقاطعہ کی سزا دی گئی ہے۔ تعزیری مدت کے ختم ہونے کے بعد انہیں تبلیغی کام سے فارغ کر کے کلریکل کام پر لگایا جائے گا۔ کیونکہ ان کا رویہ اپنے افسر کے ساتھ نہایت ناشائستہ رہا ہے۔ امید ہے کہ جملہ کارکنوں کے لئے یہ تعزیری کاروائی نصیحت کا باعث ہو گی۔ حضور نے گذشتہ خطبہ اسی سلسلے میں ارشاد فرمایا تھا۔

(ناظر امور عامہ)





## بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمبل پور

مقدمہ ۱۲۲ / ۲۹-۸-۱۲ — عبدالرحمن خاں وغیرہ سکنہ ہائے شاہ محمدی تحصیل تلہ گنگ

بنام:- جگن ناتھ ولد رام لبھایا سکنہ شاہ محمدی تحصیل تلہ گنگ۔

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں کئی بار مسئول علیہ کے نام نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کی تعمیل نہیں ہوئی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں کسی نامعلوم جگہ پر چلا گیا ہے۔ ہذا اسکے نام نوٹس زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مسئول علیہ نے اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کی تو اسکے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائے گی اور اسکی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع و فیصل ہو گا۔

آج بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا

تاریخ پیشی ۶/۱/۵۰ مہر عدالت دستخط حاکم

روزنامہ الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۹ء

# آپ کا اعتبار کون کرے

ہم الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں اس رپورٹ کا خلاصہ شائع کر چکے ہیں۔ جو شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے بونڈری کمیشن کے سامنے پیش کی تھی۔ اس کے مطالعہ سے قارئین کرام کو معلوم ہوگا۔ کہ احراری افترا پردازوں نے جماعت احمدیہ اور چودھری ظفر اللہ خان کو بدنام کرنے کے لئے جو افتری تراشی تھی۔ وہ کس قدر بے بنیاد اور حقیقت کے کسقدر متضاد ہے۔ جہاں بحث میں تمام زور اس بات پر لگایا گیا ہے۔ کہ قادیان بہرحال پاکستان میں شامل ہونا چاہیئے اور اسکی معقول وجوہات بتائی گئی ہیں۔ وہ اس کے بالکل الٹ احراری افترا سازوں نے یہ افترا پھیلانے کی کوشش کی کہ احمدیوں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ انکو مسلمانوں سے علیحدہ گروہ قرار دے کر ان کی الگ ریاست بنادی جائے۔

ہمیں اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ بحث متعلقہ پبلک کے سامنے ہے۔ اور وہ بطور خود اندازہ کرسکتی ہے۔ کہ احرار لیڈروں کا عاقبت نا اندیش جتھا اپنی اغراض کے لئے افترا پردازی کی کس حد تک جانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان کے جھوٹ کی قلعی فوراً کھل سکتی ہے۔ خود غرضی سے وہ کس طرح اندھا ہو جاتا ہے۔ اور ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ کہ ان کا جھوٹ ایک پل میں ان کے منہ پر ہی الٹا مارا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسے عاقبت نا اندیش جتھے سے کوئی بہتری کی توقع رکھنا کس قدر خطرناک ہے۔ اور ان پر اعتماد کرنا ملک و قوم کو کتنی تباہی میں ڈال سکتا ہے۔

ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ ملک کا سنجیدہ طبقہ احراری لیڈروں کی عاقبت نا اندیشی پاکستان دشمنی اور مسلمانوں کے مفاد سے غداری کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور ان کی اس تازہ افترا طرازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے اس جتھے کی نفسیات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دشمنانِ اسلام غرض کے بندے عوام کو بہکانے کے صفر فی صدی احتمال سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش ناکام سے نہیں چوکتے۔ جس طرح ایک پختہ کار عادی مجرم ذرا سی ترغیب پر بڑے سے بڑا جرم کر گزرتا ہے۔ اور اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اور ماہرین بھی اسکی اصلاح سے مایوس ہو کر جواب دے جاتے ہیں یہی حال اس جتھے کا ہے۔ وہ بھی ذرا سی مالی ترغیب پر ملک و قوم کے مفاد کو بیچنے کے لئے جھٹ لنگر لنگوٹ کس کر میدان میں نکل آتا ہے۔

ایسے بدنام اور عاقبت نا اندیش جتھے کی خدمات کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ ان کی گلہ بازی کی قوت پہلے بھی فاش شکستیں کھا چکی ہے۔ اور آئندہ بھی کھائیگی محض کھوکھلے لفظ عوام کی نگاہ میں بھی کوئی معنی نہیں رکھتے۔ تقریریں خواہ کتنی دھواں دھار ہوں۔ جب تک ان کے پیچھے کوئی ٹھوس کیریکٹر نہ ہو۔ محض بے بنیاد صابن کے بلبلے ہیں جو ہوا کی ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ آئندہ انتخابی مہم میں جو پارٹی بھی خواہ اس کے دعاوی کتنے ہی صداقت پر مبنی کیوں نہ ہوں۔ احراریوں کو اپنا آلۂ کار بنائے گی۔ وہ یقیناً شکست کھائے گی۔ کیونکہ پاکستان کے مسلمان ان کو اچھی طرح جان پہچان چکے ہوئے ہیں۔ اور ان کی فریب کاری آشکار ہوچکی ہے۔ لعنت باقی ہے اب کوئی دھوکا نہیں کھا سکتا۔

## انتخابات اور صالحیت

"کوثر" مورخہ ۲۵ر دسمبر میں کنار آب جو کے زیر عنوان ایک بغلی سرخی "فیض اللہ خاں صاحب" کے ماتحت جو ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جو یقیناً "مدیر کوثر" کی طرف سے ہے۔ "مدیر کوثر" مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے مقتدر رکن ہیں۔ اور "کوثر" خود تحریک اقامت دین کا نقیب و داعی ہے۔ اس لئے جو خیالات اس نوٹ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ وہ جماعت اسلامی کی طرف ہی منسوب کئے جائیں گے۔ نوٹ حسب ذیل ہے:۔

"ہمارے نزدیک آپ کا یہ مفروضہ ہی سرے سے غلط ہے۔ کہ آپ کے حلقۂ انتخاب سے کوئی ایسا شخص نہیں اٹھے گا۔ جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے صالح قرار پا سکے۔ ہماری قوم ابھی ایسے مسلمانوں سے خالی نہیں ہوئی۔ جو ہمارے ووٹ کے حقدار ہو سکیں۔ قصہ صرف یہ ہے کہ دین باطل کے غلبے کی وجہ سے جو انگریز اپنے ورثہ میں چھوڑ گیا ہے بھلے آدمیوں کو برے آدمیوں نے پیچھے پھینک دیا ہے۔ اور صرف وہ لوگ میدان میں رہ گئے ہیں۔ جو اپنی نفسانی و خاندانی اغراض کی خاطر انتخاب کے معرکے میں اترتے ہیں۔

جماعت اسلامی کا طریقِ کار —— اگر اس پر محنت گرم جوشی اور ہمت سے عمل کیا جائے —— اس خرابی کا واحد علاج ہے۔ یعنی معاشرے میں صالح قیادت کی پیاس پیدا کر کے ایسا ماحول رونما کرنا کہ بھلے آدمی آگے آنے پر آمادہ ہو سکیں۔ بلکہ مجبور کر کے بھی لائے جا سکیں۔ یہ صورت حال اس وقت پیدا ہوگی۔ جب اس کے لئے تبلیغ و دعوت سے میدان تیار کیا جائے گا ورنہ بحالات موجودہ پورے ملک میں ایک حلقۂ انتخاب بھی ایسا نہیں۔ جس میں کسی صالح آدمی کو کھڑا کیا جا سکے۔ بہرحال انتخاب میں ابھی کافی مدت باقی ہے۔ مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر بفرضِ محال پوری جدوجہد کے بعد بھی آپ کے حلقہ سے کوئی صالح شخص کھڑا نہ ہو سکے۔ تو بہرحال قیادت صالحہ کی دعوت اسلامی طریق انتخاب کی اشاعت اور اسلامی شعور کی بیداری کی کوشش فی نفسہا نہایت قیمتی دولت ہے۔ جو حاصل ہوگی اور بہرحال کسی وقت کام آئے گی۔ اور جماعت اسلامی کا مقصد بھی شہادت حق کا بہم پہنچانا ہی ہے یعنی عملاً دنیا کے سامنے انتخابات کے متعلق اسلام کے طریق کار کو پیش کر دینا، مومن کا فرض صرف تبلیغ حق ہے۔ اور یہی حقیقی کامیابی ہے

باقی رہا ووٹ دینا تو ظاہر ہے۔ کہ اگر کسی حلقۂ انتخاب سے کوئی قابل اطمینان شخص کھڑا نہ کیا جا سکے۔ تو غیر صالح امیدواروں کو ووٹ دے کر ان کے اعمال بد میں حصہ دار ہونے کی جرأت کوئی مومن نہیں کر سکتا۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ ووٹر کا کام اور عمل ووٹ ڈال دینے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔ نہیں بلکہ ووٹ ڈالنے کے ساتھ ہی ممبر ہونے والے کے اعمال کے ساتھ ووٹر کا کھاتہ بھی کھل جاتا ہے۔ اور اس کے تمام برے بھلے اعمال میں ووٹر بھی حصہ دار ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ اس ملک میں صرف جماعت اسلامی کو یہ شرف حاصل ہوا۔ کہ لیڈروں نے برسر اقتدار آ کر جو اعمال بد کئے ان کی حصہ داری سے اس کے متوسلین کا دامن عند اللہ و عند الناس بالکل پاک ہے۔ باقی پورا معاشرہ خواہ ظالم ہے یا مظلوم ان کے اعمال میں شریک ہے۔"

(کوثر ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۹ء)

ہمارا اعتراض صرف یہ ہے۔ کہ کیا ایک صالح انسان موجودہ نظام کے قواعد کے ماتحت جس کو جماعت اسلامی قطعاً اسلامی نظام نہیں سمجھتی کھڑا بھی ہو سکتا ہے۔ اول تو اسلامی اصول ہی یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی تو [illegible] کسی عہدے کے لئے پیش کر ہی نہیں [illegible] سکتا۔ پھر اگر کسی طرح کھینچ تان کر اس فعل کو اسلامی ثابت بھی کر دیا جائے۔ تو اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جس طریق پر انتخابات لڑے جاتے ہیں۔ اور اس ضمن میں جو قواعد موجود ہیں۔ ان کے چوکھٹے میں صالح انسان کی تکون کو کس طرح فٹ کیا جا سکے گا۔

اسلامی اصولوں کی تبلیغ و اشاعت بے شک ایک مستحسن فعل ہے۔ اور ہم اسکی پر زور حمایت کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی۔ کہ موجودہ انتخابی قواعد کے مطابق ایک صالح انسان اپنی خاص صالحیت کو قائم رکھتے ہوئے کس طرح حصہ لے سکتا ہے۔ کیونکہ اسلامی اصول کے مطابق تو کوئی شخص خود بخود کھڑا ہونا تو درکنار کھڑا ہونے کی خواہش بھی ظاہر نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر کوئی صالح کہلانے والا کھڑا ہوگا۔ تو کیا یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ صالح نہیں ہے۔ اسلامی اصول کے مطابق غلط ہوگا؟ اگر یہ نتیجہ درست ہوگا تو پھر "کوثر" کا یہ کہنا کہ "معاشرے میں صالح قیادت کی پیاس پیدا کر کے ایسا ماحول رونما کرنا کہ بھلے آدمی آگے آنے پر آمادہ ہو سکیں" کیا معنی رکھتا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی بھلا آدمی آمادہ ہو جائے گا وہ موجودہ حالات میں اسلامی اصول کے مطابق صالح کی تعریف سے ہی خارج ہو جائے گا۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ اسلامی جماعت آئندہ انتخابات میں حصہ تو لینا چاہتی ہے۔ لیکن اپنی شہرت پارسائی کا لباس بھی داغدار نہیں ہونے دینا چاہتی۔ اس لئے سخت مشکل میں گرفتار ہے۔ اور گو نہ مشکل وگرنہ گویم مشکل کی کشمکش کا عالم ہو رہا ہے۔

ہمیں نہایت حیرت ہے۔ کہ اس پر بھی مدیر کوثر "جماعت اسلامی" کے مدعا پر فخر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی اصول کی پوری پوری پیروی کرتے ہیں۔ محض ووٹ نہ دینے کی وجہ سے معلوم نہیں یہ مرتبہ ان کو کس طرح حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ تو وہی بات ہے۔ گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز۔

## یہ جلسہ

خوشا چھایا ہوا ہے پھر مسرت بار بادل سا
کہ ربوہ کی زمیں پر پھر منایا جائے گا جلسہ

ملا اسلامیانِ دہر کو پیغام راحت کا
عدوانِ محمد کی جبیں پر آگیا بل سا

ادھر "محمود" وحدت کا نشاں لیکر نکل آیا
ادھر بتخانے کی بنیاد میں آیا تزلزل سا

نظر آتی ہے بے آب و گیاہ وادی تمہیں لیکن
اسے میں دیکھتا ہوں ایک سبزہ زار و جل تھل سا

کچھ ایسا ہو گئے ہیں خوگر آلام ہم "احسن"
نظر آتا نہیں کوئی بھی مونس قلب بیکل سا

(احسن اسمٰعیل گوہر)

# مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سات ہزار پہلے کی پیشگوئی

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب)

جیسا کہ پہلی قسط میں آچکا ہے۔ ماہرین علم النفس نے خواب کے متعلق جتنے بھی نظریئے قائم کئے ہیں وہ سب کے سب نفسانی خوابوں یا حسن خوابوں کے متعلق ہیں۔ کیونکہ جب ان کو رحمانی خوابوں سے تطبیق دی جائے تو صادق نہیں آسکتے۔

اس لئے لامحالہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ رحمانی خوابوں کشوف اور الہامات کا منبع نفس انسانی نہیں بلکہ خدائے علیم وخبیر ہے۔

ایک بڑی دلیل اس امر کی یہ ہے کہ ماہرین نفسیات کے مشاہدہ اور تجربہ میں یہ آچکا ہے جسے وہ متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ نیند کی حالت میں ذہن کے عقلی اور شعوری شعبے جو کہ بیداری میں افعال انسانی پر اثر انداز ہوتے ہیں معطل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نیند میں صرف لاشعوری کا شعبہ (Unconcioun) کام کرتا ہے جو کہ عقل وفہم وذکاء سے محروم ہے اور یہ کہ لاشعور ان خواہشات اور خیالات کا مخزن ہے جو کہ بیداری میں بوجہ مخالفت حالات یا ان کی نامعقولیت کی وجہ سے دبا دیئے جاتے ہیں [illegible] نیند کی حالت میں بوجہ نگران یعنی نفس [illegible] کی غفلت کے ابھرنے کا موقعہ مل جاتا ہے اور وہ کسی نہ کسی رنگ میں یہ وہ خواب پر مشتمل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے [illegible] ہے کہ نفسانی خواب معقولیت سے عاری بے ربط اور لامعنی ہوں نہ کہ ایسی خوابیں نفس کی طرف سے آسکیں جو کہ اپنے ربط اور معقولیت کے لحاظ سے اور اس لحاظ سے کہ آئندہ کی خبروں پر مشتمل ہوں، انسانی ذہن کی ایجاد کے شائبہ سے پاک ہوں۔ چنانچہ تاریخی طور پر یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور بعض چیدہ چیدہ پاک لوگوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایسے الہامات اور کشوف ظاہر فرمائے ہیں جو کہ بڑے بڑے اہم انقلابات کا باعث ہوئے اور خدا تعالیٰ کے خوارق عادت کے لئے بطور پیشگوئیوں کے تھے۔

گو اس ناقابل انکار حقیقت سے ماہرین نفسیات بھی آگاہ ہیں۔ مگر مذہب سے بغاوت کے نفسیاتی جذبہ کے ماتحت ایسی خوابوں اور الہامات کا منبع خدا تعالیٰ کو ماننے سے گریز کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ خطرہ لاحق ہے کہ اس اعتراف سے پھر عیسائیت ایسے [illegible] اور اس سے بھی پہلے کے مذاہب جو کہ عام سائنس کے ابتدائی مشاہدات کے خلاف اختراعی نقشوں سے بھرپور ہیں۔ پھر اپنی صداقت کا دعویٰ کر بیٹھیں گے۔ اس لئے اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے نامعقول اور مشاہدہ کے خلاف نظریئے قائم کرنے میں خطرناک افراط اور تفریط کا رنگ ہونا پڑا۔

گو سگمنڈ فرائڈ نے ایک حد تک احتیاط سے کام لیا ہے اور اس حقیقت کو چھپانے کے ساتھ ساتھ اپنے عجز کا ان الفاظ اظہار بھی کر دیا کہ "انسانی ذہن کے روحانی نظام کی خوابیں بعض کارفرمائیاں ہم سے پوشیدہ رہ جاتی ہیں" مگر سب سے بڑی غلطی کا ارتکاب فرائڈ نے یہ کیا ہے کہ خوابوں میں پیش خبری کے متعلق انکار کر دیا۔ گو ان کے نظریوں کے مطابق سب خوابیں نفس کی طرف سے آتی ہیں اور اسی لحاظ سے کہ نفس قطعاً علم غیب سے محروم ہے۔ فرائڈ کا یہ خیال قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ اگر پیشگوئیوں کا منبع خدا کو ٹھہرا لیا جائے اور باقی خوابوں کو نفس لوامہ اور نفس امارہ کی طرف سے مان لیا جائے جو کہ اصلیت ہے۔ مگر یہ لوگ حقیقت کے اعتراف سے بھی بچتے ہیں اور اپنے کوتاہ نظریوں کو دوسری چیزوں پر بھی حاوی کرنے کے لئے بساط سے زیادہ پھیلانا چاہتے ہیں اور جو چیز ان کے ماتحت نہ آسکے باوجود اس کی واقعیت اور صداقت کے اس کا انکار کر دیتے ہیں جو کہ دانشمندی اور سائنس کے اصولوں کے خلاف ہے چنانچہ پیشگوئیوں کے متعلق فرائڈ لکھتا ہے کہ

"خوابوں کی تاریخی حیثیت (یعنی پیش خبری) کے متعلق علیحدہ بحث کرنے کی خاص ضرورت نہیں گو یہ ممکن ہے کہ خواب کی بناء پر ایک لیڈر دلیرانہ قدم اٹھانے پر آمادہ ہو جائے اور اس کی کامیابی تاریخی انقلاب کا بھی باعث بن جائے۔ مگر یہ مسئلہ خواب سے تب ہی وابستہ کر سکتے ہیں۔ اگر ہم خواب کو کسی پوشیدہ طاقت کی طرف سے سمجھیں (یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے جس کا انکار کرنا ان کا اولین فرض ہے) اور ذہن کے روحانی قوی کے عمل کے خلاف نیا نظریہ قائم کریں۔ لیکن یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے اگر ہم ایسی خوابوں کے متعلق یہ تسلیم کر لیں کہ یہ ان خواہشات کے اظہار کا ذریعہ ہے جو کہ بیداری میں دبی رہیں اور نیند کے وقت ان کو تاریک گہرائیوں سے ابھرنے کا موقعہ مل گیا"

نیز لکھتا ہے کہ "وہ احترام جو کہ قدما خوابوں اور الہاموں کے متعلق رکھتے ہیں وہ نفسیاتی مذہبی جذبہ کے ماتحت ہے جو کہ انسانی روح میں بڑی مضبوطی سے گڑا ہوا ہے جس کا منشاء [illegible] یعنی الہیات پر ایمان مذکورہ جذبہ جس کی تحریک سے خوابیں آجاتی ہیں جو کہ خود ہمارے لاشعور میں بھی پیوست ہے"

یہ بھی ایک لطیفہ ہے کہ سائنس دان پیشگوئیوں کی تاریخی حیثیت کے اعتراف کے باوجود اور خدا پر ایمان اور اس کی عبادت کے فطرتی جذبہ کو مانتے ہوئے مذہب کو نفسیاتی اور وہمی چیز بتانے سے گریز نہیں کرتے ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

فرائڈ اس مزعومہ نظریہ کے ثبوت میں الگزنڈر کی خواب پیش کرتا ہے جبکہ وہ ٹائر شہر کے لمبا کھینچ جانے والے محاصرہ سے تنگ آچکا تھا۔ اس نے خواب دیکھی کہ اس کی ڈھال پر سیٹائر ناچ رہا ہے۔ ایک بزرگ نے تعبیر بتلائی کہ سیٹائر کے دوسرے معنے میرا ٹائر ہو سکتا ہے۔ اس لئے تم ٹائر فتح کر لو گے۔ اس خیال سے الگزنڈر نے زور سے حملہ کیا اور شہر فتح ہو گیا۔ اس خواب کی مثال پیش کر کے اپنے نظریئے کے مطابق پیشگوئیوں کو انسان کی پیش آمدہ مشکلات کا لاشعوری اظہار ثابت کرنا چاہتا ہے۔ مگر ایسی آئندہ کے متعلق خوابیں اور الہامات جن کا خواہشات سے یا ارادوں سے دور کا بھی تعلق نہ ہو۔ بلکہ وہ غیر متوقع اور خوارق عادت خبروں پر مشتمل ہوں اس نظریئے کو سراسر غلط ٹھہراتی ہیں۔ خود فرائڈ کی اپنی ایک خواب ہے جس کو باوجود کوشش کے نہ کسی دبی ہوئی خواہش یا ارادہ سے متعلق کر سکا۔ اور نہ کسی لاشعوری بے ضابطگی کے اعادہ سے منسوب کر سکا۔ بلکہ یہ اعتراف کیا ہے کہ اس خواب کا اس پر یہ اثر ہے کہ یہ مستقبل کے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ اس کے حل کرنے میں اس کو سب خوابوں سے زیادہ مشکل در پیش آئی۔ اس کے خلاف دوسری بے ربط اور مبہم خوابوں کا نفسیاتی حل۔ حیا سوز دبی ہوئی خواہشات کے ذریعہ نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔

فرائڈ اس خواب کو اس طرح بیان کرتا ہے

"سمندر کے ساحل پر ایک قلعہ ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دریا کے کنارے ہے۔ کوئی ہرپی (P) قلعہ کا گورنر ہے۔ میں اس کے ہمراہ ایک بڑے کمرہ میں کھڑا ہوں۔ جس کی تین کھڑکیاں ہیں اور اس کے سامنے حفاظت کیلئے فصیل ہے میں بھی غالباً قلعہ کی فوج کا رضاکار افسر ہوں یا اور کوئی تعلق ہے۔ ہمیں دشمن کے جہازوں کا خوف ہے۔ ہرپی قلعہ کو چھوڑ کر بھاگنے کی فکر میں ہے وہ متوقع پرخطر حالات کے متعلق ہدایات جاری کرتا ہے۔ اس کی بیمار بیوی اور بچے مخدوش قلعہ میں ہیں۔ جونہی بم گرنے شروع ہوئے ہرپی کا سانس معطل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ کمرہ خالی کر رہا تھا اور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ میں اس کو روکتا ہوں اور دریافت کرتا ہوں کہ ضرورت کے وقت اسے کس طرح خبر کی جائے۔ مگر وہ کچھ کہتا ہے اور مر کر فرش پر آن پڑتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ غالباً میرے سوال سے اس کو صدمہ پہنچا ہے۔ مگر میری طبیعت پر اس کی موت کا کوئی اثر یا صدمہ نہ تھا۔ میں سوچتا ہوں کہ کیا اس کی بیوہ اور بچوں کو اب قلعہ میں رہنا چاہیئے؟ کیا میں مرکز کو اس کی موت کی خبر دے دوں؟ کیا میں خود قلعہ کی کمان سنبھال لوں؟ پھر میں کھڑکی میں کھڑا جہازوں کو تاڑتا ہوں یہ بار برداری کے جہاز ہیں اور [illegible] پانیوں میں تیزی سے گزر رہے ہیں۔ بعض کی ایک سے زیادہ چمنیاں ہیں۔ بعض کا عرشہ سامان سے پر ہے۔ ناگہاں میرا بھائی میرے ساتھ کھڑا ہے۔ ہم دونوں باہر دریا کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ایک جہاز دیکھ کر ہم ڈر گئے اور چلا اٹھے وہ جنگی جہاز آیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہی جہاز واپس آرہے ہیں۔ پھر ایک چھوٹا جہاز آیا جو کہ مضحکہ خیز طور پر درمیان سے کٹا ہوا تھا اور اس کے عرشہ پر عجیب سامان تھا۔ پیالے اور چھوٹے چھوٹے ڈبے۔ ہم ایک آواز سے چلا اٹھے یہ خوراک کا جہاز ہے"

فرائڈ کے خیال میں یہ خواب اس کی بے وقت موت اور خاندان کے مستقبل کے متعلق ہے۔ مگر اس کی تاویل کرنے میں اپنے بچوں کے متعلق جو کہ امریکہ میں تھے سمندری خطرہ کا گمان کیا۔ نیز جہازوں سے اپنے جوڑ اور متفرق سفروں کی یادداشت وابستہ کرنی چاہی۔ مگر قلعہ اور بمباری اور ہرپی کی موت وغیرہ حل نہ ہو سکے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اتمام حجت کے لئے فاجر سے فاجر انسان کو بھی اللہ تعالیٰ سچی خواب ایک آدھ دفعہ دکھا دیتا ہے تاکہ انسان خدا کو پہچان سکے۔ چنانچہ بعد کے حالات بتاتے ہیں جیسا کہ فرائڈ پر اثر تھا کہ یہ خواب مستقبل کے متعلق تھا ہٹلر کے عروج اور زوال کا حال عین اسی طرح غیر متوقع طور پر ہوا۔ اگر خواب میں ہرپی کی جگہ ہٹلر پڑھا جائے تو کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہٹلر کا قلعہ یعنی جرمنی اور اس کی بنائی ہوئی فصیل دھری کی دھری رہ گئی اور باوجود بھاگنے کے۔ خاص ہوائی جہاز اور اگن بوٹ تیار کرنے کے جونہی بمباری شروع ہوئی سوائے خودکشی کے کچھ نہ بن پڑا۔ چونکہ فرائڈ یہودی نژاد تھا

زعودہ پہلی قسط میں آچکا ہے۔ کہ خواب کی تصویری زبان آئندہ روحانی زندگی کے اثبات کے لئے بطور تمثیل ہے) میکڈوگل آگے لکھتا ہے کہ "خوابوں کے متعلق فرائڈ کا دل اس لحاظ سے ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ان میں دبی ہوئی خواہشات پوری ہونے کی اور نفس کی طمانیت اور خوشی کی غرض سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یہ کہ اصلی مضمون نفس تو اس سے بچنے کے لئے بدل کر ظاہر ہوتا ہے یہ نظریہ غلط نتائج پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ میں اس کے مقابل پر ڈاکٹر ژنگ کا نظریہ درست سمجھتا ہوں جو کہ مندرجہ ذیل ہے

"فرائڈ کے نزدیک خواب کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دبے ہوئے خیالات کا تشبیہی آئینہ ہے یہ حقیقت کے خلاف ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ خواب کو دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھوں۔ میرے نزدیک خواب انسانی خیالات خیالات کی جو کہ بیداری میں پیدا ہوتے ہیں نفسیاتی تصویر ہے۔ نیز خواب اس مدفون خزانے کو ظاہر کرتی ہے جو نسلاً بعد نسلاً انسانی ذہن میں وراثتہً آرہا ہے۔ اس میں سے خدا اور مذہب کے متعلق خواب میں مضامین آتے ہیں۔ نیز ایسے امور بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ جو کہ بہت بلند پایہ کے گنے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں انقلاب کا باعث بن جاتے ہیں۔ جو کہ انسان کا طرہ امتیاز ہے"

یہ درست ہے کہ موجودہ سائنس کا علم ترقی کے زینہ پر گامزن ہے اور یہ روز افزوں نئے نئے شگوفے نکال رہا ہے۔ مگر اس بوتے پر بے خطر مذہب اور الہام کے خلاف بے دلیل اور بے محل نظریے قائم کرنا جائز اور مناسب قرار نہیں دیئے جاسکتے یہ کس قدر دور از حقیقت قیاس ہے، کہ الہامی مضامین کو اپنے ترقی یافتہ ذہنوں کی ایجاد سے بالا و برتر پاتے ہوئے نہایت کمزور نظریہ پیش کر دیا کہ یہ قدیمی اور جبلی خیالات کا ورثہ ہے حقیقت میں سائنس۔ ان الہامی تعلیم کا سوائے خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہونے کے اور کوئی ایسا حل پیش نہیں کر سکے جس کو معقول سمجھا جائے چنانچہ سائنس کے جس شعبے نے بھی جب کبھی انسانی علم اور تمدن اور ارتقی کے آغاز کا کھوج ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے ہمیشہ اس کی جڑ میں الہامی تعلیم نکلی ہے۔ چنانچہ موجودہ تمدن کا آغاز ڈھونڈنے کے لئے آثار قدیمہ والوں نے جو کھدائیاں کی ہیں انہیں ایسے کندہ الواح ملے ہیں۔ جو کہ آج سے سات ہزار سال قبل عرب اور اس کے ارد گرد ممالک مصر عراق وغیرہ سے موجودہ تمدن اور علوم کا آغاز ظاہر کرتے ہیں۔ گویا ان آثار قدیمہ کی کندہ تصویری تحریروں سے یہ نکلتا ہے کہ تمدن۔ مذہب اور علوم کی تعلیم الہامی طور پر نازل ہوتی جس میں توحید کا درس تھا اور اس کے سکھلانے والے مبلغ شہر نیپٹ (PINT) سے جو عرب کے جزیرہ نما کے جنوبی حصہ میں تھا۔ آتے تھے۔ جو الواح مکہ شریف کے قرب و جوار سے نکلے ہیں۔ وہ بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حسب منطوق آیت۔ اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ۔ کہ موجودہ نسل کی ترقی کا پہلا مرکز یہی ہے جو مکہ میں مقرر کیا گیا تھا۔ مگر اس حقیقت کو مجرمانہ اور متعصبانہ طور پر پوشیدہ رکھنے کی ناپاک کوشش... جاری ہے۔ ... اس سلسلہ میں مزید تحقیق کر رہا ہے جس کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے) یہ لوگ اس حقیقت سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ کہ عرب اور اس کے نواحی علاقوں میں جو تمدن شروع ہوا۔ اس سے اور نیچے جو حالات کھدائی میں ملے ہیں۔ وہ پتھر کے زمانہ کی جہالت اور وحشت سے مشابہ ہیں۔ جس کے اوپر یہ تمدن دفعتًا ارتقائی مراحل طے کئے بغیر پیدا ہو گیا۔ اگر اس تمدن کو انسان ارتقائی مراحل طے کر کے حاصل کرتا۔ تو لاکھوں سال کا وقفہ درکار تھا۔ جو کہ وحشت کی حالت اور اس تمدن کے درمیان سے ناقابل حل معمہ کی صورت میں ڈارون کی گم شدہ کڑی کی طرح غائب ہے۔ جس کا کہ ایک ہی حل ہے۔ جسے یہ لوگ ماننے سے مجرمانہ گریز کرتے ہیں۔ اور وہ حل ان کندہ الواح میں اب تک محفوظ چلا آرہا ہے کہ یہ تمدن حضرت آدم علیہ السلام پر نازل شدہ الہامی تعلیم کا مرہون منت ہے۔

باوجود ان حقائق اور مشاہدات کے جو خدا تعالےٰ کے وجود پر اور الہام کے رب العرش کی طرف سے نازل ہونے پر شاہد ہیں۔ ان ماہرین نفسیات اور سائنس کے علمبرداروں کو اس سے انکار کرنے اور پردہ ڈالنے پر جسارت اس بناء پر پیدا ہوتی ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے۔ کہ خدا کا الہام پیچھے رہ چکا ہے نہ کہ آگے اس لئے نہ کوئی مدعی الہام تازہ ثبوت پیش کرے گا۔ اور نہ کوئی اور ان کو جھٹلانے کی جرأت کر سکے گا۔ چنانچہ ایس لینگ (S Laing) اپنی تصنیف مطبوعہ ۱۸۹۲ء میں جس کا نام انسانی آغاز (Human origin) ہے۔ لکھتا ہے کہ گو مصر اور عراق سے جو الواح دستیاب ہوئے ہیں۔ وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو تمدن اور تعلیم انبیاء نے الہامًا سکھائی۔ جیسا کہ اتفاق سے ایک پتھر کا صندوق احرام مصر کے کونہ سے ملا ہے وہ بھی شروع سے موجودہ زمانہ تک تغیرات کے متعلق پیشگوئیوں سے پر ہے۔ مگر ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ ایک ہی چیز جو مذہبی ادعا کے مطابق الہام کا ثبوت پیش کر سکتی ہے۔ وہ ایک پیشگوئی ہے جو سٹی پیازی سمتھ کو آج سے دو صد برس پہلے) احرام مصر سے ملی جس کو اب سے دس سال قبل پورا ہو جانا چاہیئے تھا۔ وہ پیشگوئی ۱۸۸۱ء میں ایک موعود نبی پیدا ہونے کے متعلق ہے "سبحان اللہ والحمد للہ۔ ہم بفضلہ تعالیٰ اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مسیح الوقت مادہ پرستی اور دہریت کو مٹانے کے لئے وہ موعود نبی ۱۸۹۱ء میں اپنے پاک مشن کو شروع کر چکا تھا۔ اور اس نے پھر تازہ الہامات پاکر پرانی سنت کا احیاء فرمایا۔ اور خدا اور اس کے آخری مذہب اسلام کی سچائی کو پھر زندہ ثبوتوں کے ساتھ پیش فرمایا۔ غرض ماہرین نفسیات کے غلط اور قیاسی نظریوں کے خلاف حضور ... نازل ہوئے جن میں سے بہت سے حضور کی زندگی میں پورے ہو گئے۔ اور باقی اب تک پورے ہو رہے ہیں اور خدا کے وجود کے لئے زندہ ثبوت پیش کرتے ہیں حضور کے مقابلے میں سائنس کے گہوارہ امریکہ سے ڈاکٹر ڈوئی اپنے ہزاروں پیروؤں کے ساتھ اٹھا مگر اللہ تعالیٰ کے الہام کے مطابق حضور کی زندگی میں چھ سال کے اندر ذلیل و تباہ ہو گیا۔ اس کو اس رسوائے عالم تباہی سے نہ سائنس بچا سکی۔ اور نہ مادی اسباب آڑے آسکے۔ اسی طرح آپ کی خدا کے عذاب اور جنگوں کے متعلق پیشگوئیوں میں مبتلا اقوام عالم زبان حال سے الہام کی سچائی کی گواہ ہیں۔ پھر آپ کو الہام ہوا کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ آپ کو لاکھوں ایسے فدائی دیئے گئے جنہوں نے کشوف اور سچی خوابوں کے ذریعے آپ کو پہچانا۔ اور سائنس دانوں کے علی الرغم ڈاکٹر ڈوئی کے ملک امریکہ اور دیگر یورپ کے ممالک سے اور عرب۔ ایشیاء۔ افریقہ۔ جزائر غرض سب طرف سب طرف سے پروانے گرنے شروع ہو گئے پھر آپ کو وحی الٰہی کے مطابق ایک موعود بیٹا دیا گیا جو کہ الہام کی سچائی کے ثبوت کے لئے بفضلہ محکم بلند مینار کی مانند قائم ہے۔ اور تازہ نشانوں سے دنیا کو منور کر رہا ہے یہ ہیں ہمارے امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود حضور کی دو ایک خوابیں اور الہام بطور نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی ماہر نفسیات ان کے متعلق اپنے نظریوں کے مطابق خواہش یا دبے ہوئے خیالات کا تعلق پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہی زندہ خدا جس نے بنی نوع انسان کا سینہ ازمنہ گذشتہ میں منور فرمایا تھا اب پھر عین وقت پر اپنے گم گشتہ راہ بندوں کی ہدایت کے لئے نیچے اتر آیا ہے۔ (۱) جب کہ ہٹلر کے بے پناہ حملوں کے سامنے یورپ کا دروازہ برطانیہ لوٹنے والا تھا اور جب کہ گھبراہٹ اور کسمپرسی کا بے پناہ عالم یورپ پر طاری تھا حضور کو خواب آئی کہ ۸۰ صد ہوائی جہاز کی کمک سے حالات بدل جائیں گے۔ چنانچہ وائسرائے ہند نے عین ۸۰ صد ہوائی جہازوں کی آمد اور ان سے اپنے ملک کی مضبوطی کی خوشخبری سنا کر اس خواب پر مہر ثبوت لگا دیا۔

(۲) ... ۱۹۴۱ ... اسٹ ... طانیہ ... کو ساتھ ملنے کی پیش کش کرے گا۔ جس کے چھ ماہ بعد حالات ... بدل گئے ... اور پیشگوئی سچ نکلی ...

(۳) ... غازی کی غیر معمولی جنگ میں روسہ کسنٹی کے متعلق یعنی کبھی رومیل کا صحرا میں ریل کر سینکڑوں میل لے جانا اور کبھی انگریزوں کا دھکیل کر واپس پہنچانا اور اس کا انگریزوں کی جیت پر خاتمہ پہلے سے خواب کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے حضور پر ظاہر فرما دیا تھا

## احمدیہ کلاتھ ہاؤس —— نیو مارکیٹ انارکلی لاہور

کو آپ اپنا اچھا رفیق سمجھتے ہوئے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں سے آپ کو ہر قسم کا کپڑا دستیاب ہو سکے گا
پروپرائیٹر:۔ حافظ نیاز احمد صاحب مدکر نال والے

## جلسہ سالانہ پر آنے سے قبل

فیصلہ کر لیجئے کہ آپ کو حکیم نظام جان اینڈ سنز کا تیار کردہ حضرت خلیفۃ اولؓ کا کون کونسا نسخہ درکار ہے۔ دواؤں کی تفصیل ۱۷ دسمبر بروز ہفتہ کے الفضل سے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ "حکیم نظام جان اینڈ سنز قادیان کا سب سے پرانا دواخانہ ہے جس کے مالک حضورؓ کے محبوب شاگرد ہیں اور جو پچھلے چالیس برس سے سب سے عمدہ دوائی کم قیمت پر مہیا کرتے رہے ہیں" (مینیجر)

## اعلان

حصہ داران کمپنی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سندھ ویجی ٹیبل آئیل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ کی دوسری سالانہ جنرل میٹنگ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۹ء بوقت ساڑھے سات بجے شام ربوہ میں ہوگی۔ ایشیا افریقن کمپنی لمیٹڈ کی دوسری سالانہ جنرل میٹنگ مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۹ء بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح ربوہ میں ہوگی تمام حصہ داران وقت مقررہ پر جلسہ گاہ پر تشریف لا کر مشکور فرمائیں۔
سیکرٹری عبد المجید

## ۱۱۔ شاہ جہاں مارکیٹ
## نکات ہومیوپیتھی

ہومیوپیتھک طریق علاج سیکھنے کے لئے یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ اگر آپ اپنی زندگی کو آسودہ اور فارغ البال بنانا چاہتے ہیں تو اس کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ہومیوپیتھک ادویہ کتابیں بکس وغیرہ بافراغت مل سکتے ہیں۔
سید غضنفر علی نقوی بی۔ اے ہومیو
مینیجر عسکری ہومیو فارمیسی ۱۱ شاہ جہاں سٹریٹ لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

## اس سال کی تازہ تصنیف
## مقامات النساء فی الحدیث

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اس کے متعلق فرماتے ہیں "وہ قوم کا فرض ہے کہ اس رسالہ کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر کے اس کے فائدہ کو محدود نہ رہنے دے" جلسہ سالانہ پر ربوہ میں حاصل کریں
ضخامت ۵۰ صفحات قیمت صرف ایک روپیہ۔ مجلد ۱/۸
ادارہ علمیہ رام گلی ۳ مکان ۱۸ لاہور

## سونے کی گولیاں

یہ مایہ ناز مرکب حضرت عبد العزیز خاں صاحب حکیم حاذق تلمیذ خاص شاہی طبیب حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؓ کا سالہا سال کا مجرب و لاثانی تحفہ ہے

جوانی —— حسن —— صحت —— قوت —— کا بیمہ
مکمل کورس چودہ روپے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

جلسہ سالانہ پر ایس جلال الدین صاحب سیلونی ریسٹورانٹ ربوہ سے طلب کیجئے۔

## جلسہ سالانہ کے موقع پر دواخانہ نور الدینؓ

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دواخانہ نور الدینؓ ربوہ میں کھلے گا۔ خواتین کے لئے علاج کا خاص انتظام ہوگا بیگم صاحبہ حکیم عبد الوہاب صاحب عمر اور ڈاکٹر حسن مفتی ایم۔ ایل ایس نصرت گرلز سکول کی عمارت میں عورتوں کو دیکھیں گی۔ مینیجر دواخانہ نور الدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور



## یہ آپ کا قومی فرض ہے!

کہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ
یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی
کے
کاروبار میں —— ممد و معاون ہوں
ہماری
آڑھت کی دوکانیں مندرجہ ذیل مقامات میں ہیں
تمام
خرید و فروخت ان کے ذریعہ سے کریں نیز ان کے گوداموں سے فائدہ اٹھائیں
وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

**لاہور**
یونیورسل ٹریڈنگ
اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی
اکبری منڈی لاہور

**کراچی**
یونیورسل ٹریڈنگ
اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی
تاج چیمبر کھوری گارڈن کراچی

**کوئٹہ**
یونیورسل ٹریڈنگ
اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی
کندھاری بازار کوئٹہ

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں۔

# دواخانہ خدمت خلق کی اکسیریں اور تریاق

تاجر اصحاب جو ہماری ادویہ کی ایجنسی لینا چاہیں۔ خط و کتابت سے یا زبانی بات کر کے شرائط طے کر سکتے ہیں

دواخانہ خدمت خلق میں محنت اور دیانت داری سے ہر قسم کی ادویہ تیار کی جاتی ہیں۔ جن میں سے بعض دواخانہ کی اپنی تیار کردہ ہیں۔ بعض سابق اطباء کے مشہور نسخے ہیں۔ اور بعض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نسخے ہیں۔ ان کے علاوہ دواخانہ خدمت خلق میں ہر قسم کے مفردات اعلیٰ سے اعلیٰ اور خالص فروخت کئے جاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول کا جو نسخہ بھی آپ چاہیں دواخانہ تیار کر کے دے سکتا ہے۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے تیار کردہ لکھے جاتے ہیں۔



## تریاق کبیر

تریاق کبیر ایک اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ پیٹ درد۔ ہیضہ ہو۔ بچھو اور سانپ کاٹے ہوں ذرا سا لگانے اور ذرا سا کھلانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسے کیا خرید لیا گویا کہ تجربہ کار ڈاکٹر گھر میں رکھ لیا۔ اس کے بعد خاص خاص بیماریوں میں ڈاکٹر کے مشورہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت درمیانی شیشی ۱۲؍ چھوٹی شیشی ۱۲

## ہمدرد نسواں

یہ اٹھرا کی مرض کی گولیاں ہیں۔ جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بے نظیر نسخہ ہے۔ اگر پہلے مہینہ سے شروع کر دی جائے۔ تو نہ صرف حمل محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ موٹا تازہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس سارے ایام حمل کے لئے سولہ روپے۔

## شفا بخش

ملیریا کی بے نظیر دوائی ہے۔ اس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے جو نقص پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً سر میں چکر آنے لگتے ہیں۔ جگر خراب ہو جاتا ہے۔ خون میں کمی آجاتی ہے۔ ان میں سے کوئی نقص اس میں نہیں۔ آرام سے بخار اتر جاتا ہے۔ تلی۔ جگر اور معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ڈیڑھ روپیہ۔

## حب مروارید عنبری

دل و دماغ کی بے نظیر دوا ہے۔ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ بطرز جدید ہم نے تیار کیا ہے۔ یہ ایسی مجرب دوا ہے۔ کہ سینکڑوں طبیب اس خوبی کے معترف ہیں۔ قیمت اسی گولیاں پانچ روپے

## زوجام عشق

مشہور نسخہ ہے۔ اس کی تعریف میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خاص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں آٹھ روپے

## اکسیر شباب

جن لوگوں پر جلد بڑھاپا آجاتا ہے۔ اور ان کے باغ صحت میں خزاں کا موسم ڈیرہ ڈال لیتا ہے ان کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس کے برابر مقوی دوا اور کوئی نہیں مل سکتی۔ تفصیلات میں جانا مشکل ہے۔ قیمت تیس خوراک چھ روپے۔

## حبوب جوانی

جس طرح اکسیر شباب اعصابی کمزوریوں کے لئے اکسیر دوا ہے۔ حبوب جوانی مادہ حیوانیہ کے کم ہو جانے کا بے نظیر علاج ہے۔ جن بیماریوں کو دونوں قسم کی کمزوری ہو۔ انہیں اکسیر شباب اور حبوب جوانی دونوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت پچاس گولیاں چار روپے۔

## سفوف حمل

جن عورتوں کو ماہواری درست طور پر نہ آتے ہوں۔ ان کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی تولہ دس آنے

## حب لسمارک

غضب کی مفید دوا ہے۔ خشک کھانسی کو جڑ سے اس طرح اکھاڑ دیتا ہے کہ حیرت آتی ہے۔ جن لوگوں کو دمہ کا کھانسی ہو۔ ان کو ان کا استعمال بہت مفید پڑتا ہے۔ قیمت سو گولیاں دو روپے

## اکسیر جنین

یہ دوا اکسیر ہے۔ حاملہ عورتوں کو جن کے بچے گر جاتے ہوں یا مر جاتے ہیں۔ اس کا استعمال ان کو اس درد بھری تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایام حمل میں اٹھرا کے لئے بھی یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر اور اٹھرا کی گولیوں کا اثر اور بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ جب کہ ساتھ اسے بھی استعمال کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول اسقاط اور اٹھرا کی شکار عورتوں کو یہ دوا استعمال کرواتے تھے۔ قیمت فی تولہ چار روپے

## حب جند

ہسٹیریا کا واحد علاج ہے۔ اعصابی کمزوریوں۔ مالیخولیا۔ دماغ کی تھکن۔ نیند کا اڑ جانا۔ دل پر خوف کا ہر وقت طاری رہنا۔ چھوٹے چھوٹے خطرات پر دل میں وحشت کا پیدا ہونا۔ سر چکرانے وغیرہ کی بے نظیر دوا ہے نہایت آزمودہ ہے۔ دور دور تک یہ دوا جاتی ہے۔ اور اپنی تعریف کرواتی ہے قیمت یکصد گولیاں تین روپے

## معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت چار تولے دو روپے

## سفوف ذیابیطس

ذیابیطس جیسی خطرناک بیماری کے لئے ہم نے یہ بے نظیر دوا تیار کی ہے۔ اس میں اس مرض کے تمام اسباب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس مرض کا موجب ہوتی ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲؍ دو روپے

## فضل الٰہی

یہ دوا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ ہے۔ جس کے کھانے سے ان عورتوں کے جن کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نوے فی صدی لڑکا پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس جو ایام حمل کے لئے کافی ہوتا ہے۔ بیس روپے

**معجون مقوی** سرد جسم کو گرم کرنے والی خون کا دوران تیز کرنے والی کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے والی صرف کمزور اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت چار تولہ ایک روپیہ

**اکسیر نزلہ** ہمیشہ والے نزلہ کے لئے بے نظیر دوائی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

**شفائی** یہ بخار کی بے نظیر دوا ہے۔ جو ملیریا کسی طرح نہیں اترتا۔ شفائی کے ساتھ اس کا استعمال کرنے سے اتر جاتا ہے۔ جسم میں طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت پچاس گولیاں دو روپے

**معجون کہربا** جن عورتوں کو ایام ماہواری میں خون کثرت سے آتا ہو ان کے لئے نہایت کار آمد دوا ہے قیمت فی تولہ ۸؍

## حب کیساب

کیساب جسم کو گرمی پہنچانے والی اور کمزوروں کو طاقت دینے والی بے نظیر دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں ڈیڑھ روپیہ

## تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ وہ اس دوا کو استعمال کر کے دیکھیں۔ سل دق کا دورہ ٹوٹ جائیگا۔ انشاء اللہ اور جو دوائیں پہلے اثر نہ کرتی تھیں۔ وہ اثر کرنے لگ جائیں گی۔ قیمت چار روپے۔

## سرمہ ممیرا خاص

اس سرمہ کی تعریف کی ضرورت نہیں یہ سرمہ دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ آنکھوں کی تمام بیماریوں۔ کمزوری پانی آنا۔ ککروں اور پڑبال وغیرہ سب کے لئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۳ روپے۔ ۶ ماشہ ایک روپیہ دس آنہ ۳ ماشہ ۱۵

ملنے کا پتہ

# دواخانہ خدمت خلق

(ربوہ) ضلع جھنگ

# امت محمدیہ کا مسیح موعود و امام مہدی

(مکرم عطاء اللہ مجاہد پوسٹ ماسٹر ٹھٹھہ (سندھ)

وہ امت محمدیہ کا مسیح موعود و امام مہدی بے شک روحانی لحاظ سے ایک پہلوان اسلام تھا۔ جس کا دماغ خدا تعالےٰ کے عجائبات کا ایک کرشمہ تھا۔ جس پر الہام الٰہی کا نزول ہوتا تھا۔ وہ خدا تعالےٰ اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حقیقی عاشق اور پروانہ تھا۔ اور اسی وجہ سے بارگاہ الٰہی اور مشیت ایزدی سے احمد علیہ السلام کا نام پاچکا تھا۔ اس کی زندگی کا مقصد خدمت اسلام تھا۔ اس کے ہاتھ میں اس کے دماغ میں اسکے قلب میں قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی پاک کتاب تھی۔ جس کے معارف بیان کرنا ہی اسکی اصلی غذا تھی وہ اپنی رقت بھری دعاؤں اور گریہ زاری سے الٰہی توجہ کو ہر دم اپنی طرف کھینچ رہا تھا اور وہ اسی کی امداد سے ایک زبردست روحانی کشتی لڑا۔ اس نے دشمن اسلام کو میدان مناظرہ و میدان مباہلہ میں للکارا۔ پھر اسے عقلی و نقلی دلائل سے بشارات الہیہ و انذاری پیشگوئیوں سے خدا تعالےٰ کی ہستی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور پھر اپنی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کیا۔ وہ ایک حشر کی آواز تھی۔ جس نے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کیا اور یہ حقیقت ہے کہ اسکی شخصیت ایک بے نظیر مقناطیسی اثر رکھتی تھی۔ جس پر انوار الٰہی برستا تھا۔ اور عشاق خدا کھینچے چلے آتے تھے وہ ایک بلند ہمت انسان اور بے مثل استقلال خداوندی رکھتا تھا۔ جس سے جلال الٰہی چمکتا تھا۔ وہ کتب جو اسکے ہاتھوں نے تحریر کیں اور وہ علم جو اسکے دماغ سے نکلا ایک معجزانہ رنگ رکھتا تھا۔ جس کے پڑھنے سے انسان پر محبت الٰہی طاری ہو جاتی ہے۔ اور ایک سعید انسان محبت الٰہی سے سجدہ میں گر جاتا ہے۔

وہ امت محمدیہ کا مسیح موعود و امام مہدی بلاشک روحانی لحاظ سے ایک شمع روحانی تھا۔ جس کی روحانی کرنیں اطراف عالم میں برقی رو کی طرح پھیل گئیں۔ وہ ایسے ملک ہندوستان میں پیدا ہوا جو تمام مذاہب کا اکھاڑہ تھا اور اس نے تمام ادیان باطلہ کے مقابل پر مذہب اسلام کو ایک سچا مذہب اور قرآن مجید کو ایک زندہ کتاب ثابت کر دیا۔ اس نے یورپ ایشیا و امریکہ کے لوگوں کو دعوت اسلام پہنچائی حتی کہ ملکہ وکٹوریہ کو تحفہ قیصریہ و ستارہ قیصریہ لکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پورا کیا۔ اور بادشاہوں کو بھی نڈر ہو کر تبلیغ اسلام پہنچا دی۔ جب روحانی مریضوں اور عشاق خدا کی آپ پر نظر پڑی۔ تو وہ پروانہ بن کر آپ کے ارد گرد حلقہ اطاعت بنانے لگے۔ وہ اپنے تمام اشغال دنیوی کو بھول کر صرف آپ کے ہی در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ وہ اسکے چہرہ پر اللہ کے نور کو دیکھتے تھے۔ وہ کچھ اسطرح اللہ تعالےٰ اسکے رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے محبوب امام مہدی کے عشق و محبت میں مخمور ہوئے کہ دنیوی محبتیں ان کے قلوب میں سرد پڑ گئیں اور انہوں نے اپنا مطمح نظر اور مقصد زندگی خدمت اسلام احمدیت کو قرار دیا۔ اور پھر دیوانہ وار اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش کرنے لگے انہوں نے خدمت اسلام احمدیت و ہمدردی مخلوق اللہ کو دنیوی مال و جاہ کی عینک سے نہ دیکھا بلکہ ان اجری الا علی اللہ رب العٰلمین۔ پر امید رکھی۔ انہوں نے اس رب العٰلمین پر توکل کیا۔ جو صرف کروڑہا انسانوں کا رب نہیں۔ بلکہ کروڑہا پرندوں و حیوانات کا بھی رب ہے۔ جو کچھ بھی تو اپنے کھانے کے لئے ذخیرہ نہیں کرتے لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ انہیں مرنے نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا۔ جب ہم خدا تعالےٰ کا کام کرتے ہیں جب ہم خدمت اسلام احمدیت کرتے ہیں۔ جب ہم مخلوق اللہ کی ہمدردی کرتے ہیں۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ سب سے زیادہ وفادار غمخوار خدا ہماری ہمدردی سے اپنا ہاتھ کھینچ لے اور وہ جسکے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہمدردی ہو یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس کی اس دنیا میں قدر و منزلت نہ ہو بلکہ ہمیشہ سے یہی اللہ تعالےٰ کا قانون ہے کہ اس دنیا میں اسکے پیاروں کی عزت قائم رہی ہے اور تا قیامت قائم رہے گی۔ کیا خدا تعالےٰ کے نبی ولی اس دنیا میں غریبانہ زندگی بسر نہ کرتے تھے لیکن کیا خدا تعالےٰ نے ان کا نام بھلا دیا ہرگز نہیں کیا حضرت مسیح موعودؑ کے اصحابہ یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دنیوی لحاظ سے کوئی ہزار پتی بلکہ لکھ پتی یا کروڑ پتی انسان تھے۔ کیا حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ مولوی عبد الرحیم صاحب نیئر مولوی غلام محمد صاحب رضؓ مار نشس والے حضرت مولوی شیر علی صاحب رضؓ یا حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ کوئی دنیوی لحاظ سے ہزار پتی یا لکھ پتی انسان تھے۔ ہرگز نہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں خدا اور اسکے رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تھی۔ وہ خدمت اسلام احمدیت کو ہی اپنی غذا سمجھتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو دنیا لے سکتے تھے۔ دنیا ان کو آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار تھی۔ لیکن انہوں نے اپنی ہر ایک محبوب شئی پر خدمت اسلام احمدیت کو مقدم کیا وہ اپنا تن غریبانہ کپڑوں سے ڈھانکتے رہے ان کی غذا ایک سادہ غذا تھی۔ ان کی زندگی صحیح معنوں میں ایک مومنانہ زندگی تھی۔ انہوں نے محض عشق الٰہی و خدمت اسلام کی خاطر ایک درویشانہ زندگی بسر کی۔ ان کے دلوں میں ایک محکم ایمان و یقین تھا ایک استقلال تھا۔ زبان میں اثر تھا۔ کلام میں کشش و تاثیر تھی جو دل پر اثر رکھتی تھی۔ لوگ ان کی طرف کھچے چلے آتے تھے اور یہی وہ چیز تھی۔ جس سے قریب ترین اور قلیل ترین عرصہ میں ایک عظیم الشان جماعت احمدیہ بن گئی اور انہوں نے اپنی ہر ایک قیمتی سے قیمتی چیز پر علم احمدیت کو بلند کیا اور جو احمدیت کی شاخیں تمام دنیا میں قائم ہو چکی ہیں یہ ان درویشوں کی ہی قربانیوں کا نتیجہ ہے اور ان کی دعاؤں کا ہی شیریں ثمر ہے

## نوجوان احمدیت سے خطاب

جب ہم نے آنکھیں کھولیں تو وہ پیارا امام مہدی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا ہم نے اسکے محبوب بیٹے اور خدا تعالےٰ کے منتخب کردہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وقت میں ہوش سنبھالا۔ ہم نے قریباً سب صحابہ کرام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کی زندگیوں کو روحانیت کا ایک اعلیٰ نمونہ پایا ان کی نشست و برخاست کو اسلامی طرز پر پایا۔ ان کی زبان خدا تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس سے تر پائی۔ وہ مخلوق خدا سے خندہ پیشانی سے ملتے اور پیش آتے تھے۔ تب ہم نے اس پر یقین کیا کہ یہ سب کچھ اس شمع روحانی مسیح موعودؑ کی قوت قدسی کا اثر تھا۔ جس نے ان کی دنیوی زندگیوں کو روحانی زندگیوں میں تبدیل کر دیا تھا۔ ......

پھر وہ وقت آیا کہ ایک ایک کرکے ہم سے جدا ہونے لگے اور وہ جو اب چند ایک گنتی کے ہیں وہ انگلیوں پر شمار کئے جا سکتے ہیں اور سحری کے ٹمٹماتے چراغ ہیں اور اب وہ دن آن پہنچا ہے کہ احمدیت کی تمام ذمہ داریاں ہم نوجوانوں کے کندھوں پر ہیں۔ لیکن کیا ہم نے اس امانت کو سنبھالنے کا اپنے آپ کو اہل بنایا ہے؟ ہر ایک جو صحابی ہم میں سے گزرا کیا ہم حقیقی معنوں میں اس کا جانشین پیدا کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان جیسی درویشانہ و زاہدانہ زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی طرح سادہ غذا پر گذر کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی طرح تفسیر قرآن مجید بیان کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی طرح تحریر و کلام میں اثر روحانی پیدا کر سکتے ہیں؟ کیا ہمارے دلوں میں وہی تڑپ اٹھتی ہے کہ ہم ان کی ہی طرح مبشر و مبلغ اسلام بن کر دنیا کے کونوں میں پھیل جائیں؟ کیا ہماری زندگیاں ان کی طرح صحیح معنوں میں انابت و دیانت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکتی ہیں؟ کیا ہم ان کی طرح مالی و جانی قربانی کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی طرح دنیوی کششوں و لذتوں کو ترک کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی ہی طرح اسلامی اخلاق فاضلہ و عادات حمیدہ کا اظہار کر سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی ہی طرح مخلوق اللہ سے ہمدردی و غمخواری دکھا سکتے ہیں؟ کیا ہم ان کی ہی طرح خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں؟ کیا ہمارے دلوں میں وہی اخوت الٰہی کے جذبات موجزن ہیں؟ کیا ہم ان کی ہی طرح قرآن الفجر پڑھتے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے ہیں؟ کیا ہماری زبانیں ان کی ہی طرح ذکر الٰہی سے تر ہیں اور ان پر قال اللہ و قال الرسول کے کلمات جاری ہیں؟ کیا ہماری نمازوں میں وہی درد و سوز و گداز اور کشش الٰہی موجود ہے؟ کیا ہماری گریہ زاری اسی طرح عرش الٰہی کو ہلا کر رحمت خداوندی کو جذب کرتی ہے؟ آپ سوچیں اور غور کریں۔ میں آپ کو خدا تعالےٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں آپ کی جانیں ہیں اور مر کر آپ کے سامنے حاضر ہونا ہے اور ذرہ ذرہ زمین و آسمان کا اسکے جاہ و جلال سے کانپ رہا ہے اور سر بسجود ہے آپ اسی کو حاضر و ناظر جان کر تنہائی میں بیٹھ کر ذرا اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ اپنے اخلاق کو پرکھیں کہ کیا وہ اسی معیار روحانی پر اترتے ہیں۔ جو ہماری آنکھوں نے دیکھیں۔ صحابہ کرام کا اعلےٰ نمونہ تھا؟

## دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ کا انتقال مورخہ ۱۲؍ ۴۹ء بوقت صبح ہوا ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرماویں۔ قاضی محمد بشیر کورووالا ڈاکخانہ ودڑس ضلع سیالکوٹ

(۲) چوہدری طالع صاحب گھمٹے جٹ ضلع سیالکوٹ قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرماویں مرحوم صحابی تھے۔ (محمد رشید سرکاری مال گھنوکے ضلع سیالکوٹ)